

بے طلب دیں تو مرزا اس میں سوا ملتا ہے
وہ گدرا جس کو نہ ہو خوئے سوال اچھا ہے
ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق

وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ار کا حال اچھا ہے
دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے
ہم سخن تیشے نے فرہاد کو شیریں سے کیا
جس طرح کا بھی کسی میں ہو کمال اچھا ہے
قطرہ دریا میں جو رمل جائے تو دریا ہو جائے

کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مال اچھا ہے
خضر سلطان کو رکھے خالق اکبر سرسبز
شاہ کے باغ میں یہ تازہ نہال اچھا ہے
ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب خیال اچھا ہے

یعنی بوسہ دینے کے لیے تیار نہیں۔ بظاہر اس نے دل میں یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ
اگر مفت مل جائے، یعنی بوسہ دیے بغیر دل ہاتھ آ جائے تو اچھا مال ہے اور ضرور

اگرچہ چاند ماہ کامل یعنی
بدر بن جائے تو بہت اچھا
معلوم ہوتا ہے، لیکن میرا
چاند جس کا حسن و جمال
سورج کا سا ہے، بدر
سے بہتر ہے۔

خواجہ حالی فرما ہی
چکے ہیں، اپنے محبوب کو
مہر خورشید جمال اس لیے
کہا کہ ماہ کامل پر اس کی
فوقیت واضح ہو جائے۔
جس طرح چاند پر سورج
کی فوقیت واضح ہے۔

۲۔ شرح :

شعراء عموماً بوسے کو
دل کی قیمت قرار دیتے ہیں
مرزا فرماتے ہیں کہ میرے
محبوب کی نظر میرے دل
پر جمی ہوئی ہے۔ اسے
اڑا لینا چاہتا ہے، لیکن
اس کی قیمت ادا کرنے،